

# نجم الدین زرکوب

اور ان کا

## فتوت نامہ

شیخ نجم الدین ابوبکر ابن محمد زرکوب تبریزی ساتویں آٹھویں صدی ہجری کے صوفیاء میں سے تھے۔ صوفیاء کے معروف تذکروں میں ان کے مجمل حالات زندگی ملتے ہیں۔ ابن اللطیفی (حافظ حسین کر بلائی تبریزی م ۹۹۶ھ) کی مفید کتاب "روضات الجنات و جنات الجنان" میں تبریز میں مدفون دیگر مشائخ کی طرح ان کے حالات بھی کسی قدر اجمال کے ساتھ دست یاب ہیں۔ اس کتاب کو جعفر سلطان القرآنی نے شائع کروایا ہے۔ (تہران، جلد اول ۱۳۹۵ھ، جلد دوم ۱۳۹۶ھ) اس کتاب سے معلوم ہوتا ہے کہ شیخ نے ۷۱۲ھ میں کوئی بیانیہ درس کی عمر میں انتقال کیا۔ ان کی دو کتابیں "فتوت نامہ" اور "صحبت نامہ" تھیں۔ وہ شاعر بھی تھے، نجما اور زرکوب ان کے تخلص رہے ہیں۔

"صحبت نامہ" ان کی ایک منظوم تصنیف تھی، جو اب ناپید ہے۔ "فتوت نامہ" مجلہ اقتصاد و دانشکدہ استنبول کے ۱۳۴۹ھ کے "فتوت نمبر" میں شائع ہوا۔ مرتضیٰ صراف نے رسائل جوانی مردان (تہران ۱۳۴۷ھ) نام کے مجموعے میں اسے دوبارہ شائع کروا دیا ہے۔ یہ دونوں اشاعتیں کتب خانہ ابا صوفیا استنبول کے مخطوطہ نمبر ۲۰۴۹ کی نو سے ہیں، مگر

”فوت نامہ“ کی جو عبارات ”روضات الجنات و جنات الجنان“ میں نقل ہوئی ہیں، وہ اس میں ناپید ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شیخ زکوب کے ”فوت نامے“ کے بعض حصے مخطوطے سے غائب ہیں یا انھوں نے بھی شیخ شہاب الدین سہروردی (م ۷۳۳ھ) کی طرح ایک سے زائد ”فوت نامے“ لکھے تھے۔

### حالات زندگی اور شعاع گوئی

جیسا کہ اوپر اشارہ کیا گیا، شیخ زکوب کے حالات زندگی پردہِ خفا میں ہیں۔ ”روضات الجنات“ سے اتنا معلوم ہوتا ہے کہ وہ شیخ سعد الدین حموی کے مرید تھے۔ وہ اپنے عصر کے محترم اور مخیر صوفیا میں شمار ہوتے تھے۔ رسلطین ایلخانی کے مشہور وزیر رشید الدین فضل اللہ بھمانی (م ۷۱۵ھ) اور شیخ کے درمیان مکاتبت ہوتی رہی ہے۔ رشید الدین اپنے مکاتیب میں شیخ موصوف کا بے حد احترام کرتے نظر آتا ہے۔ ”روضات الجنات“ میں ہے:۔

”وی عالم بودہ بہ علوم ظاہری و باطنی و از کمل اولیاء است۔

بہ طریقت دانی وی در آذربائیجان بزرگی نموده است .... ملاذو

ملجای علماء و قراء بود و شان عظیم یافتہ است۔ (درویش چہارم۔ جلد اول

صفحہ ۲۱۸ تا ۲۲۰)

شیخ نے فوت نامہ میں اپنی کتاب صحبت نامہ کے یہ دو شعر نقل کیے ہیں۔

سیاہ و سرد و سہمت است آہن آخر

یہ شرم نیست جلالت ہست ظاہر

ولیکن چون در آتش گرم گردد

بہ صحبت گیم و سرخ و نرم گردد

خوت نامہ میں بھی ان کے بہت سے اشعار منقول ملتے ہیں۔

کت بکار خدا رضا باسشد

راضی از تو خدای تو وقتی است

کہ حفظ الغیب یاران گوش دارند

کسانی از صحبت ہوش دارند

بود در حال گردد عین دریا

اگر صد جوی خون در عین دریا

اگر زندگانی ہمسایوں کنی

بجز خلق را رغبت افزون کنی  
بسیار محو کہ سخت افکار شوی

اندک نور و پاک نور کہ بیدار شوی

پر خواری تو ہمہ ز پر خواریاں تست

کم خوار شوی ، اگر تو کم خوار شوی

اگر لذت ترک لذت بدانی

دگر شہوت خویش لذت نخوانی

مگر اسی کتاب میں ایک ناتمام ساقیہ "فتوت" بھی ہے۔ مکمل قصیدہ بظاہر صحبت نامے "کاحصہ تھا اور وہ فی الحال دست یاب نہیں ہے۔ قصیدے کے منقوہ ۴۲ اشعار میں سے بعض جو موضوع جواں مردی پر روشنی ڈالتے ہیں، مندرجہ ذیل ہیں۔

فتوت شیوہ ہر بی ادب نیست

فتوت پیشہ پیغامبران است

فتوت چیت ہر صرف علم کردن

چو طالب مستعد آن بیان است

فتوت چیت ہر ترک جہل گفتن

کہ جاہل در فتوت بدگمان است

فتوت از خود انصاف است و ادب

کہ بی انصاف دائم در فغان است

فتوت چیت ہر در بازار معنی

زا اخلاق حمیدہ کاروان است

فتوت اعتقاد عقل و قلب است

فتوت استوای جسم و جان است

بر معنی آفرینش یک موجود است

فتوت آفرینش را زبان است

فتوت فرض کردی چون دہانی

مروت اندروہم چو زبان است

کسی کش چشم معنی باز باشد

فتوت در ہمہ اشیا روان است

فتوت بوستان و شہرچون تخم

طریقت چون درخت بوستان است

حقیقت میوہ ہای نغز و شیرین

کہ در باغ فتوت جاودان است

فتوت دار را در ہر دو عالم

از اعراف و خدمت بر میان است

فتوت دار را بر فشرق معنی

ردای کبریای طیلسان است

فتوت دار آن باشد کہ او را

اگر مال است و گرجان، در میان است

فتوت دار میدانی کہ باشد ؟

فتوت دار آن کو مہربان است

فتوت دار آن کو دل نواز است

فتوت دار آن کو دل ستان است

اگر خود نیم تانی ملک دارد

فتوت دار دائم میزبان است

جہان را خلق ہم چون گلہ ۲ دان

فتوت دار مانند شبان است

مندرجہ بالا اشعار فتوت یا جواں مردی کے موضوع کو واضح کر دیتے ہیں۔ دائم سطور

اس موضوع کے بارے میں ۱۹۶۵ء سے تا ایں دم لکھتا رہا ہے۔ یہاں زیادہ تفصیل کی ضرورت نہیں۔

یہ نکتہ قابل ذکر ہے کہ فوت یا جواں مردی مسلمانوں کا ایک اجتماعی اخلاقی نظام رہا ہے۔ اس کا نئی باب حقوق اللہ اور حقوق العباد کا علی السادہ ادا کرنا تھا۔ عالم اسلام کے مختلف ممالک میں دوسری تا گیارہویں صدی ہجری فوت یا جواں مردی کی تحریک مختلف ناموں کے ساتھ موجود رہی ہے۔ اس تحریک کے رطب و یابس کو پروفیسر ڈاکٹر مصطفیٰ حماد مرحوم نے ابن العمار حنبلی (م ۳۲۷ھ) کی کتاب الفتوۃ "عربی کے مبسوط مقدمے میں اجاگر کیا ہے۔ (کتاب مذکور، بغداد ۱۹۵۸ء)

شیخ زرکوب کے عصر میں یا ان سے کچھ پہلے اور بعد کئی فوت نامے عربی یا فارسی زبانوں میں لکھے گئے ہیں۔ اوپر ابن العمار حنبلی کے عربی فوت نامے (کتاب الفتوۃ) کا ذکر آیا ہے۔ شیخ شہاب الدین سہروردی کے دو فارسی فوت نامے دست یاب ہیں۔ آٹھویں صدی ہجری میں شیخ عبدالرزاق کاشانی (م ۳۳۶ھ)، شیخ علاء الدولہ سمناوی (م ۳۳۷ھ) اور میر سید علی ہمدانی شاہ ہمدان (م ۳۸۶ھ) نے فوت نامے لکھے تھے۔ آخری مصنف کے رسالہ فتوتیہ کو راقم نے ۱۹۶۲ء میں ادارہ اوقاف پنجاب لاہور کی طرف سے شائع کروایا تھا۔ مگر یہ کہ شیخ زرکوب نے بھی فوت کے متداول کے عصر میں یہ کتاب لکھی ہے۔ رسائل جواں مرداں مرتبہ مرتضیٰ صراف (تقطیع ۱۰ × ۷) میں کتاب کا متن صفحہ ۱۶۸ تا ۲۱۷ پر مشتمل ہے۔

### فوت نامہ، شیخ زرکوب کے محتویات

راقم سطور کے نزدیک یہ فوت نامہ بڑا جامع ہے۔ خصوصاً فوت بطور اخلاقی نظام کے۔ بعد کے فوت ناموں میں فوت نامہ سلطانی مصنفہ حسین واعظ کاشانی (م ۳۹۱ھ) جامع تر ہے، مگر کتاب کی کئی بخشیں غیر منطقی اور مضحکہ ناز ہیں۔ اس فوت نامہ میں شیخ زرکوب نے اپنے مباحث مختصر رکھے ہیں، لیکن ان کی گفتگو خاصی باہدف اور رسا رہی ہے۔

آغاز میں انھوں نے فتوت اور تصوف کی تعریفات پیش کیں اور دونوں کے رابطے کو بیان کیا۔ ان کے نزدیک "فتوت" عملی تصوف ہے۔ صوفیاء میں سے بعض تارک دنیا ہو سکتے ہیں مگر فقیہان عملی لوگ ہوتے ہیں۔ وہ دین کے ظاہری ادب کے حامل ہونے کے علاوہ خلقِ خدا کو رفاہ و آسائش دینے کی خاطر کوشش کرتے ہیں۔ اس لیے کہ شیخ مجتہدِ ہند اسی ضعیف و نزار اور کسی جسمانی نقص کے حامل شخص کو فقیہ مانتے تھے۔ مصلحتاً لکھتا ہے کہ عورتوں کی فتنہ پردازیوں سے مسموم ہو جانے والا ہمہ فقیہ نہیں ہو سکتا۔ یہاں انھوں نے اپنے کسی قصیدے کے تیس شعر بھی نقل کیے ہیں:

زنی از دور می بینی دو پایت سُست می گر در

نخل از حق نمی باشی ازین آفتس و ازین عیان  
مثال این زنان مار است کز زمی و رنگینی

بصورت جہد از چہیز۔ اند دور سنی ز ہندستان

بدان زمی در گین مشونرور و ماران را

کہ دلدانی نہان دارند وز ہر اندر مین دندان

(رسالہ جمال مردان صفحہ ۱۱)

فراغت میں کہ "جو مرد وہ ہے جو خالق اور مخلوق کے ساتھ اپنے عہد کو نبی ہے۔ خالق کے ساتھ بندگی کا عہد ہے اور مخلوق کے ساتھ بنی نوع ہونے کے اتحاد و اتصال کا۔ خالق کی عبادت و اطاعت کی جائے اور مخلوق کے ساتھ تعاون علی البر تو فتوت کا چہرہ نمایاں ہو جائے گا۔"

"تفوقِ زراعت کے بارے میں شیخ زکریا نے مفصل بحث کی ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ جو مرد، اپنے نزع کا حامی اور پشتیبان بنتا ہے۔ وہ خالق کا نیاز مند ہے مگر دوسروں کی حاجت رسانی اور مشکل کشائی اس کا شعار و دثار بنتا ہے۔ دوسروں پر بوج بننے والے جو مرد نہیں ہیں۔"

فراغت میں کہ ہونور فتوت۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان فریادِ شہادت

التعظیم لامرالله والشفقة علی خلق الله۔ (صفحہ ۱۷۶)

فوت و جواں مردی کے بیان میں مصنف نے، دیگر صاحبان فوت ناموں کی طرح، انبیاء، صحابہؓ اور بزرگانِ تصوف کے حالات سے استناد اور استشہاد کیا ہے۔ مثلاً حضرت ابراہیمؑ نے آتشِ نرود میں ڈالے جاتے وقت حضرت جبرئیلؑ سے بھی مدد لی کہ بناد اِس سے تویدِ حقیقی میں خلل واقع ہو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرتِ کاملہ سے آتش کدے کو ان کے لیے گلزار بنا دیا۔ (صفحہ ۱۷۳)

حضرت علیؑ، نبی اکرمؐ کی ہجرت کے موقع پر جان جانے کی پرواہ کیے بغیر آپؐ کے بستر پر اطمینان سے سوتے رہے تا کہ کفار کو نبی اکرمؐ کی ہجرت کا علم نہ ہو سکے۔ یہ جان کی یواں مردی ہے۔ حضرت علیؑ کی مالی قربانی کے واقعات بھی بہت سے منقول ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی مالی قربانی کے اس واقعے کو (صفحہ ۱۸۰) شیخ نے لکھا ہے جسے

علامہ اقبال کے درج ذیل شعر نے ایک مثل بنا دیا ہے۔

پروانے کو چراغ ہے، بلببل کو پھول بس  
صدیقؓ کے لیے ہے خدا کا رسول بس

بہتر ہوگا کہ یہاں شیخ کے بیان کو ترجمہ کر کے پیش کر دیں۔

.... جان کی فوت کی مثال حضرت ابوبکر صدیقؓ نے مجھ پیش

کی۔ آپ نے غارِ ثور میں اپنا پاؤں سانپ کے منہ پر رکھا، سانپ کے

کئی ڈنگ لگائے اور بے تنگ نہیں۔ مبادا خلاق کی بہترین ہستی جاگ

جائے۔ آپ نے مالی فوت و جواں مردی کا نمونہ بھی فراہم کیا۔ اشار

کے ایسے موقع پر آپ کے پاس اسی ہزار درہم تھے۔ آپ یہ سب رقم

نبی اکرمؐ کی خدمت میں لے آئے اور کندھے پر ایک گلیم ڈالے آکھڑے

ہوئے۔ نبی اکرمؐ نے پوچھا: ابوبکر! اہل بیت کے لیے کیا چھوڑا؟ فرمایا:

خدا اور اس کے رسول اکرمؐ۔

..... اور حضرت علیؑ اور نبی اکرمؐ اللہ و جبرئیل سے بھی سیکھیں،

قرآن  
نے  
ایک

ایک

ان کے پاس ایک دفعہ چار دہم تھے، آپ نے ایک چھپا کر اور دوسرا آشکارا شانل کو دے دیا۔ تیسرا مات کو ماہِ خدا میں دے دیا اور چوتھا دوسرے دن صبح دے کر قصہ پاک کر بیٹھے اور اس آیت مبارکہ کا مصداق بنے کہ **الَّذِينَ يَنْفِقُونَ أَمْوَالَهُم بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ** (آیہ ۲۶۴ سورۃ البقرہ)

کہتے ہیں ایک دفعہ حضرت علیؑ اور ان کے اہل و عیال نے پانچ دن تک افطار نہ کیا تھا۔ اگلے دن جوگی پانچ روٹیوں کا اہتمام کیا گیا کہ حضرت علیؑ، حضرت فاطمہؑ، حضرت حسنؑ، حضرت حسینؑ اور ان کا ایک خدمت گار افطار کرے، لیکن اس وقت ایک فقیر آنکلا اور سب نے اپنی اپنی تان بھریں آسے دے ڈالی۔

نیکی مکن اگرچہ اندک دانندش  
کاندک نیکی از تو بس دانندش

آن سخت رسن کہ آیت از چہ بکشد

مؤمنست کہ حج شد رسن خوانندش

فرماتے ہیں (صفحہ ۱۴۲) کہ حضرت امام احمد بن حنبلؑ نے چار سو درے کھائے اور قرآن مجید کو مخلوق نہ کہا۔ یہ بھی جواں مردی اور فتوت کی ہی ایک مثال ہے۔ یہاں انہوں نے مختلف اعضا و جوارح کی فتوت اور اقسام فتوت سے بھی بحث کی ہے۔ آگے فتوت کی ایجابی اور سلبی صفات آتی ہیں۔ اس فصل کا اختتام یوں ہے :

.... قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم، الجماعة رحمة

والفرقة عذاب یعنی در جماعت رحمت است و در تنہائی عذاب

شیخ مذکورہ فتوت نامہ میں منقول ہر آیت یا حدیث کا فارسی ترجمہ بھی نقل کرتے ہیں۔ کتاب کا آخری حصہ فتوت کے آداب و رسوم کے بارے میں ہے۔ مسلک فتوت میں



والفعلی، اللغوی، مترجم، شاعر، شاعر پوشی اور نمکین پانی پینا وغیرہ، یہاں بالتفصیل مذکور ہیں۔ دیکھیے ماہنامہ فکر و نظر اسلام آباد، بابت اپریل ۱۹۷۹ء میں میرا مقالہ

## اقوال فقیان

شیخ زکوب نے بزرگانِ فتوت کے اقوال نقل کیے ہیں، لیکن ان میں سے اکثر فتوت کے ایک شعبے مروت سے مربوط ہیں۔ مروت (اصل مرادت: مردانگی) کو عطار نام کے ایک شاعر نے بھی (یہ عطار نیشاپوری نہیں ہے) فتوت کی بہتر شرائط میں سے ایک شرط قرار دیا ہے۔

کہ ہفتاد و درد شد شرط فتوت

یکی زان شہرہا باشد "مروت"

عطار کے منظوم فتوت نامے کو راقم نے ادارہ اوقاف ایران کے مجلہ معارف اسلامی میں شائع کر دیا تھا (تہران اپریل ۱۹۶۹ء)۔ اور اس میں مذکور بہتر شرائطِ فتوت، شیخ زکوب کے فتوت نامے میں بھی موجود ہیں، مگر "مروت" پر انھوں نے مختصراً ایک پورا باب تحریر کیا ہے۔ اس کے علاوہ فقیان اور بزرگانِ تصوف اور فتوت کے جو اقوال انھوں نے جمع کیے، وہ بھی "مروت" سے مربوط ہیں مثلاً

نبی اکرمؐ نے فرمایا ہے کہ اہل مروت قیامت کے دن امن و

آسائش میں ہوں گے۔

حضرت علیؑ کا قول ہے: مروت عفت، غیرت اور مال داری

اور ننگِ دستی دونوں کی صورت میں بخشش کرنے کا نام ہے۔

خواجہ حسن بصریؒ نے فرمایا: مروت، صدق گفتار ہے اور دودھوں

کی خاطر رنج و مصیبت برداشت کرنا۔

مروت

مروت اگرچہ فتوت و جوانمردی کا ایک شعبہ ہے، مگر اس بڑوں میں گل کی جڑ تعلیمات

سماگٹی ہیں:

”بزرگانِ فتوت نے توبہ کہا ہے کہ مردت اس مسلک کی ایک شاخ ہے، لیکن یہ خاکسار کہے گا کہ فتوت کے ہر بزرگ میں مردت کی نسبت سرایت کیے ہوئے ہے۔ فتوت ایک درخت تو مردت اس کا میوہ ہے۔ ہم نے قصیدہ فتوت میں اس بات کو واضح کیا ہے۔ مردت اللہ تعالیٰ، انبیاء، فرشتوں، بزرگانِ دین، اولیاء اللہ، اپنے اہل و عیال، رشتہ داروں اور عام مخلوق کے ساتھ نسبت و رابطہ رکھنے اور اس رابطے کو نباہنے کا نام ہے ....“

یہ باب مردت کا آغاز تھا۔ بعد میں وہ نسبت و رابطے کی وساحت کرتے ہیں۔ خدا کے افکار و خواہی کی پابندی رابطہ خدا کا تقاضا ہے۔ نبی اکرم اور دیگر انبیاء کی سنت کی پیروی ان سے نسبت رکھنے کا تقاضی ہے۔ فرشتے، نبی اکرم پر ہمیشہ درد و مسیح رہے ہیں اور مومنوں کی بخشش کے لیے بھی دعاگو ہیں، ان کے ساتھ رابطہ رکھنا یہ ہے کہ انہیں پیچھے الفاظ سے یاد آیا جائے اور انہیں اللہ کی فرماں بردار مخلوق مانا جائے۔ شیخ نجم الدین زریں نے دیگر نسبتیں بھی اسی طرح گزرائی ہیں۔ یہ باب حقوق و فرائض کی بحث کے ضمن میں بے حد قابل قدر ہے۔ مگر فی الحال شیخ موصوف اور ان کے فتوت نامہ کے اس مختصر تعارف پر اکتفا کیا جا رہا ہے۔

|                             |                              |
|-----------------------------|------------------------------|
| مردت حسن اور اہم جو آن است  | فتوت ہم چو صاحب حسن شخصی است |
| مردت چون صفای روی آن است    | فتوت در مثل آئینہ دان ،      |
| مردت چون نمک اندر میان است  | فتوت دیگر انسان را حوائج ،   |
| مردت زینت آن خان و مان است  | فتوت خان و مان معنوی دان     |
| مردت چون ضیا و نور شان است  | فتوت نور خورشید است و شب ماہ |
| مردت ہم چو گل در گلستان است | فتوت گلستانی دان سراسر       |

(رسائل جوان مردان صفحہ ۱۷۷)

